پشاور، ایبٹ آباد اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونیوالا کثیر الاشاعت قومی روزنامہ

روشن کل کی ضمانت، آج کا نصب العین

روزنامہ آج پشاور پاکستان

بانی عبدالواحد یوسفی

صفحات 12

جلد 31 | بدھ 28 شعبان المعظم 1441ھ 22 اپریل 2020ء 9 بیساکھ - قیمت 20 روپے | شمارہ 106

کورونا کے خلاف ہم آہنگی کی ضرورت

حجرہ

آصف نثار

asifnisar@dailyaaj.com.pk

گزشتہ تین ماہ سے زائد عرصہ سے دنیا کورونا کے خونی شکنجہ میں جکڑی ہوئی ہے چین سے لہر شروع ہوئی تو یورپ اور امریکہ نے مذاق اڑایا اور اس مرض کو درخور اعتناء نہ سمجھا جس کے بعد دنیا نے اٹلی کے وزیراعظم کو روتے اور امریکی صدر کو شرمندہ ہوتے دیکھا کورونا وائرس ایک چھپا ہوا دشمن ہے جس کا کھوج لگانے والا کوئی آلہ اب تک دریافت نہیں ہوسکا ہے یہی وجہ ہے کہ اب تک محض احتیاط ہی اس کے خلاف مؤثر ہتھیار چلا آرہا ہے احتیاط کے ضمن میں دنیا نے لاک ڈاؤن کا طریقہ کار متعارف کرایا یہ طریقہ بھی چین سے مستعار لیا گیا جہاں بھرپور لاک ڈاؤن کے زبردست نتائج سامنے آئے چونکہ پوری چینی قوم ایک ہی صف میں کھڑی ہوگئی تھی اسلئے موثر اور کامیاب لاک ڈاؤن کے ذریعہ اس نے نہ صرف کورونا کے بڑھتے قدم روک دیئے بلکہ آگے بڑھتے ہوئے اسے پسپائی پر بھی مجبور کردیا جب مسلمان ممالک بھی زد میں آنے لگے تو انہوں نے بھی حفاظتی واحتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا سلسلہ شروع کردیا صورت حال کی سنگینی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ نہ صرف حرمین کو تالے لگ گئے اور طواف رک گیا بلکہ اب کے بار تو فریضہ حج کے حوالہ سے بھی صورتحال واضح دکھائی نہیں دیتی مسلمان ممالک میں مساجد کا معاشرتی زندگی میں یقیناً اہم کردار چلا آرہا ہے کیونکہ لاکھوں مساجد میں ہرروز کروڑوں مسلمان اکٹھے ہوتے اور باجماعت نماز ادا کرتے ہیں دنیا میں اور کسی مذہب کے پیروکار اتنی بڑی تعداد میں روزانہ کی بنیاد پر اکٹھا نہیں ہوتے چونکہ کورونا کے پھیلاؤ میں اجتماعات کا اہم کردار ہوسکتا ہے اور اسی کی حوصلہ شکنی کیلئے لاک ڈاؤن کا راستہ اختیار کرکے تمام ایسے مراکز بند کیے جاچکے ہیں جہاں لوگوں کا جم غفیر اکٹھا ہوسکتا ہو بازار، سکول، کالج، بڑے شاپنگ مالز حتی کہ ہسپتال تک بند کیے جاچکے ہیں جس کے بعد مساجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی کے حوالہ سے بھی ایک بحث شروع ہوئی اور اس سلسلہ میں باقاعدہ فتوے جاری ہوگئے کہ باجماعت نماز کے بجائے گھروں میں نماز ادا کی جائے تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں نے اپنے اپنے علماء کے فتوؤں کی روشنی میں اس حوالہ سے لائحہ عمل کا اعلان کیا اور اس پر سب نے اتفاق کیا چنانچہ تقریباً تمام اسلامی دنیا میں مساجد یا تو بند ہیں یا پھر ان میں مخصوص تعداد میں نمازیوں کو اجازت کی دی گئی ہے ہمارے ہاں جب حکومت کی طرف سے اس حوالہ سے اعلان ہوا تو اس کو علماء کی طرف سے چیلنج کردیا گیا کراچی میں علماء کرام نے واضح طور پر اعلان کردیا کہ نماز باجماعت ہرصورت ادا کی جائیگی اور تراویح بھی ہونگی جس کے بعد صدر مملکت کو سرگرم ہونا پڑا اور تمام مسالک سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کا ایک مشاورتی اجلاس طلب کرکے اس میں اہم فیصلے کیے اور ایک متفقہ اعلامیہ جاری کیا گیا اس وقت چونکہ ہمیں ایک نادیدہ مگر انتہائی خطرناک دشمن کا سامنا ہے اسلئے ایسے مرحلہ پر تمام مذاہب اور تمام مسالک کے درمیان ہم آہنگی کی ضرورت پہلے سے بڑھ جاتی ہے کچھ روز قبل عیسائی برادری کا تہوار ایسٹر گذرا چنانچہ انہوں نے صورتحال کی سنگینی کے تناظر میں گرجوں میں حاضری سے اجتناب کیا یوں پاکستانی ہونے کی حیثیت سے انہوں نے حکومتی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے واضح کیا کہ سب مل کر آگے بڑھیں گے تو کورونا کو شکست دی جاسکے گی ہمارے ہاں جب بعض علماء کرام نے حکومتی فیصلوں کو ماننے سے انکار کیا تو ایک افسوسناک صورت حال سامنے آنے لگی کیونکہ اگر علماء اسی طرح الگ راستہ اختیار کرنے پر مصر رہتے تو اس کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا پڑسکتا تھا تاہم حکومتی اور بعض علمائے کرام کی کوششیں رنگ لے آئیں اور علمائے کرام نے حکومتی احتیاطی تدابیر کے مطابق مساجد میں نمازیوں کی تعداد کم رکھنے اور ان کے درمیان سماجی فاصلے کو برقرار رکھنے کی یقین دہانی کرادی ہم سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کورونا وائرس کا کوئی مذہب ہے نہ ہی یہ کسی خاص عقیدے کے لوگوں کیلئے ہی ہے بلکہ یہ وائرس اجتماعی طور پر پوری انسانیت کیلئے خاموش قاتل بن چکا ہے جس کے بعد اس کیخلاف لڑنے کیلئے بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی کی ضرورت پہلے سے بڑھ چکی ہے معمولی معمولی نکتوں پر اگر اختلاف رائے کا سلسلہ جاری رکھا گیا تو اس سے ہم آہنگی کی فضاء شدید متاثر ہوسکتی ہے اور اس سے ہمارا خاموش قاتل بھرپور فائدہ اٹھاسکتا ہے اسلئے کورونا کو شکست دینے کیلئے ہر سطح پر مکمل ہم آہنگی کی فضا برقرار رکھنے میں سب کو ہی اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔